طرح مسائل بخیر وخوبی حل ہوں گے۔ بصورت دیگر پارلیمنٹ نظریاتی سرحدوں کو پامال کرے گی، اس پر فوج خاموش تماشائی نہیں بنی رہے گی اور عدلیہ کو درمیان میں گھسیٹا جائے گا۔ اس تصادم کا سارا وبال غریب عوام پر پڑتا ہے۔

وطن عزیز کے اندر مختلف مواقع پر عدلیہ کو حکمرانوں نے ٹکراؤ کے موڑ پر چلتا کر دیا گیا اور عدلیہ خاموشی سے ''بڑے بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے'' کے مصداق گھروں کو روانہ ہو گیا۔ حکمرانوں کے ہاتھوں عدلیہ کی اس آبروریزی پر اکثر لوگ یہ تجزیہ کرتے ہیں کہ جج صاحبان بلیک میل ہو گئے ہیں۔

حکومت اور عدلیہ میں ٹکراؤ کا ایک خطرناک مرحلہ سابق ڈکٹیٹر پرویز کے دور میں پیش آیا، جس میں چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری فوجی جرنیل کے سامنے ڈٹ گئے۔ PCO کے تحت حلف لینے سے انکار کی سزا بھگت لی، مگر اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے بعد میثاق جمہوریت سے غداری کرتے ہوئے ان کی بحالی سے انکار کیا تو پاکستان کے غیور عوام نے ایسی زبردست تحریک چلائی کہ حکومت ان کو فوراً بحال کرنے پر مجبور ہو گئی۔

اس وقت NRO کی تنسیخ اور میموسکینڈل وغیرہ میں حکومت پھر عدلیہ کے مدِمقابل ہے۔ لیکن سپریم کورٹ کے حکم پر جناب وزیراعظم صاحب کا بنفس نفیس عدالت میں پیش ہونا اکیسویں صدی عیسوی میں ایک قابل قدر مثال ہے۔ قوم کو امید ہے کہ سپریم کورٹ ان حکمرانوں کے معاملے میں بھی عدل وانصاف کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہیں دے گا۔

عدل وانصاف کے درخشاں ماضی نے افتخار محمد چوہدری صاحب کو پرویز اور زرداری کے سامنے سینہ سپر ہونے کی توفیق دی، جس کی بدولت وہ پاکستان کے اٹھارہ کروڑ عوام کے ہیرو بن چکے ہیں۔

جناب جسٹس صاحب کو اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہوئے پاکستان میں اسلامی نظام قائم کرانے کی بھرپور تحریک چلانا چاہیے۔ جب خود ساختہ قانون کی پاسداری سے انہیں اتنی مقبولیت حاصل ہو رہی ہے تو اللہ کے نازل کردہ مبارک قوانین کی تنفیذ سے ان کی قدر و منزلت میں جس قدر اضافہ ہوگا' وہ انسانی سوچ سے بہت بلند ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو یہ تحریک برپا کرنے کی اور عوام کو ان کے شانہ بشانہ قدم بڑھانے کی توفیق دے کر قیام پاکستان کے اصلی نصب العین سے قوم کو سرفراز فرمائے۔ آمین

پاکستان کا مطلب کیا؟ لآ الٰہ الا اللّٰہ